REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP – 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۴۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN - 143516

۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ — ۸ فتح ۱۳۶۲ ہش — ۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مورخہ یکم فتح (دسمبر) کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لانے والے مہمانوں کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ـــ "حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمدللہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۴ فتح (دسمبر)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۲۴ نبوت (نومبر) کی اطلاع مظہر ہے کہ ـــ "رات طبیعت زیادہ خراب رہی۔ گھبراہٹ اور بےچینی بہت زیادہ تھی۔ بلڈ پریشر کبھی بڑھ جاتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے۔ نیز کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔" احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

● ـــ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ ؛

جلسہ سالانہ کا مقصد جماعت کے لوگوں کے دِلوں کو آخرت کی طرف جھکانا اور اُن کے تعلقاتِ اخوّت میں استحکام پیدا کرنا ہے

تاکہ وہ زہد، تقویٰ، خداترسی، پرہیزگاری، نرم دِلی اور باہم محبّت و مؤاخات میں دُوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں

جلسہ سالانہ کے مہتم بالشّان اغراض و مقاصد سے متعلق سیّدنا حضرت اقدس مسیحِ پاک علیہ السّلام کے بصیرت افروز ارشاداتِ عالیہ

(۱) "ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

(۲) "سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے، کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتیاق شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدم موانعِ قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

(۳) "اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

(۴) "ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔"

(۵) "جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہ کوشش کی جائے گی۔" (اشتہار شمولہ آسمانی فیصلہ صفحات الف تا د)

(۶) "اس جلسے کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۷) "اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکساری اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن صفحہ ۹۸)

(۸) "لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک صاحب ضرور تشریف لائیں۔ ...... اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرّر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ فتح ۱۳۶۲ ہش

اکرامِ ضیف!

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اپنے آقا و مُطاع سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین تھے۔ اس لئے آپ کی سیرتِ طیّبہ کا ہر پہلو ایک دوسرے سے بڑھ کر حسین اور دلکش دکھائی دیتا ہے۔ ایسے نامساعد اور ناموافق حالات میں جبکہ حضور علیہ السلام انتہائی گمنامی اور کس مپرسی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے ذریعہ جہاں آپ کو مہمانوں کی بکثرت آمد کی خوشخبری دی وہاں آپ کو اپنی جناب سے مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین اوصاف سے بھی متصف فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم اس پہلو سے آپ کی سیرتِ طیّبہ کا جائزہ لیتے ہیں تو اس میں اکرام ضیف یعنی مہمان نوازی کا عنوان نمایاں اہمیت کا حامل دکھائی دیتا ہے۔ "مشتے نمونہ از خروارے" کے مصداق حضورؑ کی مہمان نوازی کے چند رُوح پرور واقعات ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضؓ بیان فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ کے لئے الگ چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پاس سے صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحومؓ نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا۔۔۔۔۔۔"

(سیرت المہدی حصّہ چہارم غیر مطبوعہ صفحہ ۱۱۳۶)

اِسی نوع کا ایک ایمان افروز واقعہ جو مہمانوں کے لئے حضور علیہ السلام کے بے پناہ جذبۂ قربانی اور ایثار کی درخشندہ مثال ہے، محترم ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحابِ احمدؑ بایں الفاظ نقل کرتے ہیں:۔

"جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا، بہت سے آدمی اپنے ساتھ بستر نہ لائے تھے۔ مہمانوں کے لئے اندر سے بستر منگوانے شروع ہوئے۔ کارکن عشاء کے بعد حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہے، حضورؑ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہیں۔ ایک صاحبزادہ لیٹا ہے۔ اُسے شتری چوغہ اُوڑھا رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپؑ نے اپنا لحاف بھی مہمانوں کے لئے بھجوا دیا۔ مَیں نے عرض کی کہ حضورؑ کے پاس کوئی کپڑا نہیں رہا۔ اور سردی بہت سخت ہے۔ فرمانے لگے مہمانوں کو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ پھر وہ کسی سے لحاف مانگ کر اُوپر لے گئے تو حضورؑ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دیدو، مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی۔ اور باوجود اصرار کے حضورؑ نے وہ لحاف نہ لیا۔"

(اصحابِ احمدؑ جلد ۴ صفحہ ۱۱۸)

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی مہمان نوازی کے یہ واقعات جہاں ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہیں وہاں ہم سے بھی مہمان نوازی کے باب میں اسی نوع کا بہترین اور قابلِ رشک عملی مظاہرہ کرنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ سلسلہ کے رُوحانی مرکز "قادیان" میں تشریف لانے والے احباب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے مہمانوں کی پوری بشاشت، دلی ذوق و شوق اور عزم و استقلال کے ساتھ کما حقّہ، خدمت بجا لانا ہم سب کا مشترکہ جماعتی فرض ہے۔ یہ سعادت اپنے اندر کتنی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹے ہوئے ہے، حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اس تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"اس خدمت کو معمولی نہ سمجھو۔ بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت۔!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔"

(الفضل ۸ جون ۱۹۶۸ء)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی اس اہم مشترکہ جماعتی ذمّہ داری سے بطریقِ احسن عُہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

بقیہ صفحہ اوّل:

یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بُنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۹) "کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں۔ اور الگ رکھتے جائیں تو بلا وقت سرمایہ میسّر آجائے گا۔"

(اشتہار آسمانی فیصلہ صفحہ "الف" تا "د")

تحریکِ جدید کے سالِ نَو کے اعلان پر

بوجھ اپنا سب ہمیشہ خود اُٹھانا چاہیئے
اپنی جنّت اپنے ہاتھوں سے بنانا چاہیئے
زورِ کُفر و شرک اب یکسر مٹانا چاہیئے
آبِ فیضِ مصطفٰےؐ سب کو پلانا چاہیئے
مرکزِ تبلیغِ حق ہے آج تحریکِ جدید
بوجھ اس کے کام کا سب کو اُٹھانا چاہیئے
دِین کی نشر و اشاعت فرض ہے ہر ایک پر
فرض یہ دل سے نہ اِک پل بھی بُھلانا چاہیئے
ہے رُسومِ بد سے بچنا دُرج تحریکِ جدید
اِن سے اپنے آپ کو ہر دم بچانا چاہیئے
مقصدِ "تحریک" ہے تبلیغِ دینِ مصطفٰےؐ
عُمر بھر اِس کو شعار اپنا بنانا چاہیئے
جو مجاہد ابتدا سے ہیں شریک اس میں اُنہیں
سالِ نَو ہر کچھ نہ کچھ چندہ بڑھانا چاہیئے
سُست گاموں کو بتا کر اُس کی حکمت اور مفاد
رفتہ رفتہ تیز رفتاری سکھانا چاہیئے
جو کہ اس تحریک میں اب تک نہیں شامل ہوئے
اُن کو بھی سمجھا کے ساتھ اپنے ملانا چاہیئے
سادگی مسلک رہا شاہِ دو عالَم کا مُدام
سادگی کو روز و شب شیوہ بنانا چاہیئے
غیر کے ٹکڑوں پہ جینا تو نہیں مردانگی!
رزق اپنا زورِ بازو سے کمانا چاہیئے
عار ہے رکھنا صلیب اپنی کسی کی پُشت پر
بوجھ اپنا جو بھی ہو خود ہی اُٹھانا چاہیئے
"ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج"
کچھ بھی ہو یہ کام اب انجام پانا چاہیئے
رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر بصد عجز و نیاز
ربِّ جن و انس کا در کھٹکھٹانا چاہیئے
ہے کلیدِ فتح و نُصرت اتّفاق و اتّحاد
اختلاف ادنیٰ سے ادنیٰ بھی مٹانا چاہیئے
قُدرتِ ثانی کے مظہر حضرت طاہر سے جو
عہدِ بیعت ہم نے باندھا ہے نبھانا چاہیئے
اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ ہے قولِ ختم المرسلیںؐ
اپنا مسلک فرماں برداری بنانا چاہیئے

★ محمد صدیق امرتسری سابق مبلّغ اسلام مغربی افریقہ۔ انگلستان و جزائر فجی حال ربوہ۔

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے (خدا نام ہم) اپر اعلانِ حق ہونے والوں کیلئے لازماً آگ جلائی جاتی ہے اور لازماً اس آگ کو گلزار میں تبدیل کر دیا جاتا ہے

دلائل یقیناً سچائی کے ساتھ ہوا کرتے ہیں لیکن فتح دلائل کے زور پر نہیں بلکہ خدا پر انحصار کرنے اور اس کے ساتھ تعلق جوڑنے سے ہوتی ہے

آپ کا کام ہوا میں پائی جانے والی بدبوؤں سے نبرد آزما ہونا ہے لیکن جتنا خطرناک مقابلہ ہے اتنا ہی شاندار انجام آپ ہی کا ہے

دعائیں کریں اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ بہت خوش قسمت ہے وہ قوم جسے اس عظیم الشان کام کیلئے چنا گیا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۷ ہجرت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۷ مئی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ الانبیاء کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا
بِهِ عَالِمِينَ ○ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ
التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ○ قَالُوا
وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ○ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ
أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ قَالُوا أَجِئْتَنَا
بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ○ قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا
عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ○ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ
أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ○ فَجَعَلَهُمْ
جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ○
قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ○
قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ○
قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ○
قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ○ قَالَ
بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا
يَنْطِقُونَ ○ فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ
الظَّالِمُونَ ○ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَا هَٰؤُلَاءِ يَنْطِقُونَ ○ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ○ أُفٍّ لَكُمْ وَلِمَا
تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ قَالُوا حَرِّقُوهُ
وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ○ قُلْنَا يَا نَارُ
كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ○ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا
فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ○ (آیت ۵۲ تا ۷۱)

اور پھر فرمایا :-

"حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو بہت سے مجادلات غیروں سے ہوئے اُن میں سے ایک کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے بصیرت عطا فرمائی ہوئی تھی اور ہدایت دے رکھی تھی اور ہم ابراہیم کی ذات سے بخوبی واقف تھے۔ اس کے اندر جتنی خوبیاں پنہاں تھیں ان سب پر ہماری نظر تھی وہ

ایک صاحب رُشد انسان

تھا۔ گہری خوبیوں کا مالک تھا۔ وہ صاحب عقل تھا۔ اس لئے کوئی خلافِ عقل بات وہ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد ہم یہ واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جب ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم نے یہ کیا بُت بنا رکھے ہیں جن کے سامنے تم وقت ہو بے بیٹھے ہو۔ دھرنا دے کے بیٹھ رہے ہو۔ آخر یہ ہیں کیا چیز؟ تو قوم کے لوگوں نے کہا ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح دیکھا تھا کہ وہ ان بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اچھا یہ بات ہے تو تم بھی اور تمہارے آباء و اجداد بھی کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔ صرف ایک نسل کا معاملہ نہیں۔ معلوم ہوتا ہے تم پشتوں سے بگڑے ہوئے ہو۔ وہ بھی غلط تھے اور تم بھی غلط ہو۔ یعنی اگر کوئی یہ دلیل دے کہ میں نے اپنے ماں باپ کو اسی طریق پر پایا ہے اس لئے میں سچا ہوں۔ تو یہ بڑی نامعقول بات ہے۔ اگر وہ خود جھوٹا ہے تو اس کا یہ مطلب بنے گا کہ اس کے ماں باپ بھی جھوٹے ہیں۔ یہ نتیجہ تو نکل سکتا ہے، لیکن یہ نتیجہ کیسے نکل آیا کہ چونکہ ماں باپ نے ایسا کیا تھا اس لئے ہم سچے ہیں۔ یہ ہے دلیل جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قوم کی طرف اُلٹا رہے ہیں۔

پھر قوم کے لوگوں نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا تو کسی خاص سچائی کو لے کر ہمارے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :-
"قرآن شریف حکمتوں سے پُر ہے!" (تحفۂ قیصریہ)
پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررز ۲۳ رابندر سرانی۔ کلکتہ ۷۳...۷ فون :- 27-0441 - گرام :- "GLOBEXPORT"

پاس آیا ہے۔ ایسی حقیقت کو جس کا ہم انکار نہیں کر سکتے یا محض ہم سے مذاق کر رہا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ تمہارا ربّ

آسمان اور زمین کا ربّ

ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور یہ وہ بات ہے جس پر میں پوری طرح گواہ ہوں۔ اس کے سوا میں کسی حق کو نہیں جانتا۔ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہو اور اس کے خلاف تم کوئی شہادت پیش نہیں کر سکتے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو کہا کہ میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں کہ لازماً میں تمہارے بتوں کے خلاف کوئی تدبیر کروں گا۔ ایسی تدبیر جس سے ان کا جھوٹ ثابت ہو جائے لیکن یہ تدبیر میں اس وقت کروں گا جب تم لوگ مجھے چھوڑ کر الگ ہو جاؤ گے۔ اور جب ان بتوں کو خالی یعنی بغیر حفاظت کے چھوڑ دو گے۔ میں نے کچھ کرنا ضرور ہے۔ لیکن ایسا فعل کرنا ہے جس کو میں تمہارے ہوتے ہوئے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تم مجھے روک دو گے۔ پس جب میں نے دیکھا کہ تمہارے بُت خالی پڑے ہیں۔ تمہاری حفاظت سے باہر ہیں تو اُس وقت میں اُن کے ساتھ کچھ کر دوں گا۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موقع ملا اور انہوں نے ان

بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

سوائے ایک کے جو اُن میں سے سب سے بڑا تھا۔ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ تاکہ اس بارہ میں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف رجوع کریں۔

یہاں اِلَيْهِ کی ضمیر بڑے بُت کی طرف نہیں جاتی بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ بعد کی آیت مضمون کو کھول دے گی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے واضح طور پر انہیں یہ نہیں کہا تھا کہ بڑے بُت سے پوچھو بلکہ ٹوٹے ہوئے بتوں سے پوچھنے کے متعلق کہا تھا۔ اسی لئے وہاں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شروع سے ہی یہ موقف تھا کہ میں قوم کو متنبہ کر دوں کہ میں ہی ہوں۔ اور جب کچھ ہو جائے تو وہ میری طرف آئیں اور کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ کس نے یہ کام کیا۔ اور کیوں کیا؟ یعنی آغاز ہی سے آپ بات کو خوب کھولتے چلے جارہے ہیں۔ قَالُوا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا۔ قوم کے کچھ لوگ ناواقف تھے۔ اُن کو علم نہیں تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کے بعض لوگوں سے کیا بات کی ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا یہ کون ہے جس نے ہمارے بتوں سے ایسا فعل کیا ہے؟ یقیناً وہ بہت بڑا ظالم ہے۔ تب اس گروہ نے جس سے حضرت ابراہیم کی گفتگو ہوئی تھی کہا کہ ہم نے ایک نوجوان ابراہیم نامی کو ایسی باتیں کرتے سُنا تھا۔ یعنی وہ کوئی لُکا چھپا، مخفی، چور نہیں ہے۔ وہ تو کھلم کھلا کہہ رہا تھا کہ میں یہ کام کرنے والا ہوں۔ اس لئے لازماً یہ فعل کرنے والا وہی ہے۔ پھر انہوں نے کہا اچھا! جو بھی ہے اُسے پکڑ کر لاؤ۔ اور عوام الناس کے سامنے پیش کرو۔ تاکہ وہ دیکھیں تو سہی کہ یہ کون جرأت مند انسان ہے جو ایسی حرکتیں کرتا ہے۔

چنانچہ بھری مجلس میں جب قوم اکٹھی تھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا، اے ابراہیم! کیا تُو نے ہمارے بتوں سے یہ فعل کیا ہے؟ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا

اس کے دو معانی ہو سکتے ہیں

ایک جیسا کہ تفسیر صغیر میں ہے اور ہمارے بہت سے علماء نے وہ ترجمہ کیا ہے۔ فَعَلَهٗ کے بعد وقف ڈالا گیا ہے۔ اور ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ کسی کرنے والے نے یہ فعل کیا ہے۔ یعنی فَعَلَهٗ کا جو فاعل ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام جواباً اس کا ذکر نہیں کرتے۔ قوم کے لوگوں نے پوچھا کیا تُو نے یہ فعل کیا ہے؟ تو آپ نے کہا کسی کرنے والے نے کیا ہے۔ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا۔ ان بتوں میں سے بڑا یہ ہے۔ فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ۔ ان سے پوچھو، اگر یہ بولتے ہیں۔ پس یہ میری مراد تھی کہ یہاں پہنچ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام ضمیر بڑے بُت کی طرف نہیں پھیرتے کہ اس سے پوچھو، بلکہ کہتے ہیں کہ سب بتوں سے پوچھو، اگر یہ بول سکتے ہیں۔ یہ جواب کی ایک طرز ہے اور اس میں ایک حکمت ہے۔ میں بتاؤں گا کہ وہ کیا حکمت ہے؟

بہرحال اس ترجمے کو قبول کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے خلاف کوئی قطعی منطقی دلیل نہیں دی جا سکتی کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے فَعَلَهٗ کے بعد وقف ہو تو معنی یہ بنیں گے کہ کسی کرنے والے نے ایسا کیا ہے۔ ان میں سے بڑا تو یہ ہے اور ان سے پوچھ لو کہ کیا واقعہ ہوا؟ لیکن اس ترجمے پر ایک چھوٹا سا اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب بڑے بُت کو اس لئے بچایا تھا کہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں اور یہ ثابت کیا جائے کہ اس بڑے نے دوسرے بتوں کو توڑا ہے تو پھر یہ سوال اٹھنا چاہیئے تھا کہ اس بڑے سے پوچھ لو اور صحیح سلامت بھی وہی موجود تھا اس کا ذکر کیوں نہیں کیا۔ ٹوٹے ہوئے بتوں سے پوچھنے کا کیوں کہا؟ لیکن اگر فَعَلَهٗ کی ضمیر كَبِيْرُهُمْ کی طرف پھیری جائے تو پھر یہ اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا کا مطلب یہ بنے گا کہ یقیناً اس بڑے بُت نے یہ فعل کیا ہے۔ مجرم تو اقراری نہیں ہوا۔ اس لئے جن کو مارا ہے ان سے پوچھو۔ اگر یہ بول سکتے ہیں تو بتا دیں گے اور اگر تمہارے خدا ایسے ہیں جو انسان کے مارنے سے مر جاتے ہیں تو پھر بول نہیں سکیں گے۔ لیکن اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تمہارے خدا نہیں مرتے تو پھر اُن کو اس حالت میں بھی بول پڑنا چاہیئے۔ جن پر ظلم ہوا ہے ان سے کیوں نہیں پوچھتے کہ تمہیں کس نے مارا ہے؟

عبارت کی رُو سے بظاہر یہ ترجمہ زیادہ قرین قیاس نظر آتا ہے۔ لیکن اس پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نعوذ باللہ جھوٹ بولا۔ اس لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جتنے علماء بھی پہلا ترجمہ کرتے ہیں وہ اسی احتمال سے بچنے کے لئے وہ ترجمہ کرتے ہیں۔ یہ ہمارے بنیادی عقائد میں داخل ہے کہ

نبی معصوم ہوتا ہے

اور اس کے جھوٹ بولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس چونکہ دوسرے ترجمے سے یہ احتمال پیدا ہو جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ تسلیم کر لیا جائے، اس لئے اس اعراض کی خاطر ثانوی درجے کا ترجمہ قبول کر لیا جاتا ہے۔ گویا ایک مجبوری درپیش ہے ورنہ سیاقِ عبارت کے لحاظ سے تو دوسرا ترجمہ ہی موزوں نظر آتا ہے۔

جہاں تک میں نے غور کیا ہے میرے نزدیک ایسی کوئی مجبوری درپیش ہی نہیں ہے۔ اگر دوسرا ترجمہ بھی قبول کر لیا جائے یعنی یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اس بڑے بُت نے مارا ہے، تم ان بتوں سے پوچھ لو، تو ہرگز کسی جھوٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں؟ میں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ اگر ہم صحیح معنوں میں جھوٹ اور سچ کا تجزیہ کریں کہ جھوٹ کیا ہوتا ہے اور سچ کیا ہوتا ہے؟ ان کی کوئی ایسی کامل تعریف کریں جو جامع اور مانع ہو تو بعض ایسی صورتیں بھی آپ کے سامنے آئیں گی کہ ایک بیان کرنے والا خلافِ واقعہ بیان کرتا ہے۔ لیکن جھوٹ نہیں بول رہا ہوتا۔ اور ایک بیان کرنے والا واقعہ صحیح بیان کر رہا ہوتا ہے لیکن جھوٹ بول رہا ہوتا ہے۔ یہ دو قطعی صورتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ مثلاً بچہ بعض دفعہ تنگ کرتا ہے اور پوچھتا ہے فلاں چیز کہاں گئی؟ آپ کہتے ہیں کہ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ حالانکہ یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ یا مثلاً میز پڑی ہوئی ہے تو کوئی چڑ کر جواب دیتا ہے کہ یہ میں نے کھالی ہے، میرے پیٹ سے نکال لو۔ حالانکہ یہ بات بھی واقعہ کے بالکل خلاف ہے لیکن کوئی معقول انسان اسے جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے کہ کہنے والا جانتا ہے کہ دوسرا اس پر یقین نہیں کرے گا۔ اور کہنے والا اس مقصد کی خاطر کہتا بھی نہیں کہ دوسرا اس پر یقین کرے۔ پس

جھوٹ یہ ہوتا ہے کہ

خلافِ واقعہ بات اس مقصد سے کہی جائے کہ دوسرا اس پر یقین کر لے اور کہنے والے کے نزدیک اس بات کا امکان ہو کہ دوسرا اس پر یقین کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے برعکس مطلب ہو اور کہنے والے کے دل میں کامل یقین ہو کہ

دوسرا یقین نہیں کر سکتا اور اس کے نتیجہ میں وہ کچھ اور بتانا چاہتا ہے تو پھر یہ جھوٹ نہیں ہے۔ اسی طرح اس کے برعکس یہ مثال ہے کہ واقعہ تو سچا ہے کہنے والا جھوٹا ہے اس کی بہترین مثال قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ المنافقون میں فرماتا ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (آیت ۲) کہ اے محمد! (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) منافق تیرے پاس آتے ہیں اور حلف اُٹھا کر کہتے ہیں کہ آپ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم گواہ ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے۔ کیونکہ جس نے بھیجا ہے اس کو زیادہ پتہ ہے۔ اس کے باوجود خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بول رہے ہیں۔ واقعہ سچا بیان کر رہے ہیں۔ لیکن جو واقعہ بیان کر رہے ہیں اس پر ان کا اعتقاد نہیں ہے۔ یہ مقصد نہیں ہے کہ دوسرے بھی اس کو سچے واقعہ کے طور پر تسلیم کر لیں۔ مقصد یہ ہے کہ دوسرے اس بات کو تسلیم کر لیں کہ ہم اس کو سچا سمجھتے ہیں۔ اس لئے جھوٹ بن گیا۔ پس اگر آپ

سچ اور جھوٹ کا تجزیہ

کریں تو دونوں شکلیں سامنے آجاتی ہیں۔ خلافِ واقعہ بات بیان کی جارہی ہے۔ لیکن اس کا جھوٹ سے کوئی تعلق نہیں بالکل سچی بات بیان کی جارہی ہے اور ایسی سچی کہ اس سے زیادہ سچی بات انسانوں کے سامنے کبھی نہیں آئی۔ یعنی کلمۂ توحید کہ "اللہ ایک ہے" یہ سب سے سچی بات ہے۔ اس کے بعد دوسرے درجہ کی بات یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ یہ منافق بظاہر سب سے سچی بات کر رہے ہیں۔ لیکن ہیں جھوٹے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاملہ میں کیا واقعہ ہوا؟ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شروع سے اپنی قوم کے لوگوں کو بتا دینا کہ میں تمہارے بتوں سے کچھ کرنے والا ہوں قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ آپ کوئی ایسی بات نہیں کر رہے جس کے ذریعہ اپنے اوپر سے واقعتہً الزام ٹالنا چاہتے ہیں۔ وہ تو کھلے طور پر بتا رہے ہیں کہ میں تمہارے بتوں کے ساتھ کچھ کرنے والا ہوں۔ اور آپ کو کامل یقین تھا کہ قوم کے لوگوں کے لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ مان جائیں کہ کسی اور نے یہ فعل کیا ہے۔ اور ان کے دل گواہی دیں گے کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ پس جھوٹ کی حقیقت کھولنے کے لئے واقعہ بیان ہو رہا ہے نہ کہ جھوٹ کی تائید کے لئے اور بالکل برعکس نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔

حضرت ابراہیم کا قول

جھوٹ پر سے پردہ اُٹھا رہا ہے۔ نہ یہ کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور اس کمالِ فصاحت و بلاغت کے ساتھ پردہ اُٹھا رہا ہے کہ قرآن کریم گواہی دیتا ہے کہ جب قوم کے لوگوں نے اپنے نفسوں میں غور کیا تو اُن کے دل سے یہ آواز اُٹھی کہ ہاں ظالم تم ہی لوگ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بتوں میں کوئی سچائی نہیں نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ گویا ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں وہ اوندھے مُنہ جا گرے۔ ایسی مار کھائی ہے کہ سر کے بل زمین پر جا پڑتے ہیں۔

الغرض مضمون کا سارا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بات کو ایک نہایت اعلیٰ منطقی دلیل کے طور پر استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے شروع میں فخر سے بیان کیا کہ ہم نے ابراہیم کو رُشد دی تھی۔ رُشد کے بعد کیا خدا تعالیٰ نے جھوٹ کا واقعہ بیان کرنا تھا؟ یہ اچھا رُشد ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑی شان سے تعریف فرما رہا ہے کہ جس بندے کا میں ذکر کرنے والا ہوں اس کو ہم نے ہی رشد عطا کی تھی۔ اور اس کی خوبیوں سے ہم گہرائی تک واقف تھے۔ خوب باخبر ہونے کے بعد اس کو مثال کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ اور آگے واقعہ نعوذ باللہ من ذٰلک جھوٹ کا بیان کر دیا۔ یہ بالکل لغو بات ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ خدا ایسا کرے۔ پس اس مضمون کو پہلے ہی کھول دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جھوٹ بولنے کے لئے ہرگز آمادہ نہیں تھے۔ انہوں نے پہلے

ہی قوم کو بتا دیا تھا کہ میں یہ کام کرنے والا ہوں۔ اس لئے بعد میں جو واقعہ خدا بیان کرتا ہے وہ فصاحت و بلاغت کا کمال ہے۔ اور دشمن کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ایک

نہایت اعلیٰ درجہ کی دلیل

ہے۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ۔ اس کا ایک یہ ترجمہ بھی ہے کہ وہ اپنے نفسوں میں ڈوب گئے۔ اُنہوں نے اپنے دلوں میں غور کیا۔ اور دلوں سے یہ آواز اُٹھی اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ لیکن شکست کھانے کے نتیجہ میں وہ ڈھیٹ ہوگئے۔ اور شکست تسلیم کرنے کی بجائے انہوں نے آخر یہ کہا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ کہ اے ابراہیم! تو خود بڑی اچھی طرح جانتا ہے، تجھے ہم سے زیادہ پتہ ہے کہ یہ بُت بولنے والے نہیں ہیں۔ یہ تو بے جان چیزیں ہیں اور ان کو توڑ کر تُو نے بڑا ظلم کیا ہے۔ اس سے بھی پتہ لگا کہ قوم کے لوگ جانتے تھے کہ ابراہیم جھوٹ نہیں بول رہے۔

اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ وَلَا يَضُرُّكُمْ تمہاری یہ بات، سچ ہے کہ نہ ان بتوں نے مارا، نہ مار سکتے تھے۔ یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور اگر مارا بھی ہوتا تو بولنے کے قابل نہیں۔ بالکل بے جان چیزیں ہیں۔ ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اور جو اتنی بے حقیقت چیز ہو اس سے نہ تمہارا فائدہ وابستہ ہے نہ نقصان۔ فائدہ اس لئے نہیں کہ ان میں عمل کی کوئی طاقت نہیں۔ نقصان اس لئے نہیں کہ یہ کسی کو مار ہی نہیں سکتے۔ لوگوں کا نقصان کیا ہوگا؟ نہ یہ حق میں بول سکتے ہیں نہ خلاف بول سکتے ہیں۔ نہ حق میں کوئی عمل کر سکتے ہیں، نہ خلاف کر سکتے ہیں۔

تب قوم کے لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کو آگ میں ڈال دو۔ چنانچہ فرمایا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ یعنی اگر تم نے کچھ کرنا ہے تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہا کہ اس کو آگ میں ڈال دو۔ یہ وہ نتیجہ ہے جو انبیاء کی مخالف قومیں ہمیشہ نکالا کرتی ہیں۔ جب دلائل کامل ہو جائیں، جب حجت اتمام کو پہنچ جائے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے

سابقہ دستور یہی رہا ہے

کہ اس وقت مخالفین تنگ آکر جنگ پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور شکست تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ بعض مخالفین کا یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ یا تو ایمان لانے والے زبردستی ہمارے اندر واپس لوٹ آئیں یا پھر ان کو وطن سے نکال دو یا قتل کر دو۔ بعض دفعہ نوٹس دیتے ہیں، اعلان کرتے ہیں کہ تمہیں تین دن دیئے جائیں گے۔ یا توبہ کر لو اور توبہ سے مراد یہ ہے کہ تم ہمارے موقف کی طرف لوٹ آؤ یا قتل ہونا منظور کر لو یا پھر اس ملک کو چھوڑ دو۔

"تین دن" کے سوا باقی باتیں وہی ہیں جو قرآن کریم فرماتا ہے، حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کہی تھیں۔ لیکن فرمایا عذاب کا صرف ایک طریقہ نہیں ہے جو مخالفین اختیار کرتے ہیں۔ بعض اوقات دوسرے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ اُن میں سے ایک آگ کا عذاب اور زندہ جلانے کی کوشش ہے۔ دور کے واقعات، تو دور کے واقعات ہیں، ہم نے تو یہ واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اس لئے سب سے زیادہ ان آیات کی حقیقت کو احمدی سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان پر یہ واقعات گزر چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی گزرتے رہیں گے۔ ہم ان آگوں سے گزرے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم جانتے ہیں کہ بعینہٖ اسی طرح ہوا کرتا ہے۔ آج قرآن کریم کی آیت (قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۔ نازل) کی صداقت کی سب سے بڑی گواہ جماعت احمدیہ اور دوسرے حصے کی بھی گواہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، جب حضرت ابراہیم کی قوم نے کہا کہ اب ابراہیم کو آگ میں ڈالے بغیر چارہ نہیں رہا تب ہم نے کہا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ کہ اے آگ! میرے ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا اور امن کی جگہ بن جا۔ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ۔ انہوں نے بھی ایک

تدبیر کی۔ لیکن ہم نے ان کی تدبیر کو اُلٹ دیا اور وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو گئے۔

پس جس جماعت نے قرآن کریم کی گواہی کے ایک حصّے کو بڑی شان کے ساتھ پُورا ہوتے دیکھا ہے اور اس کے بعد کے حصّے کو بھی بڑی شان کے ساتھ پُورا ہوتے دیکھا ہے اور بارہا ایسے واقعات گزر چکے ہیں اس کو دُنیا کی کون سی آگ ڈرا سکتی ہے۔ خواہ وہ ظاہری آگ ہو تب بھی وہ آگ مسیح موعود علیہ السلام کی غلام اور آپ کے غلاموں کی غلام بن کر رہے گی۔ خواہ وہ باطنی آگ ہو اور لفظ آگ معنوی طور پر استعمال کیا گیا ہو تب بھی میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ آگ مسیح موعود علیہ السلام کی غلام اور آپ کے غلاموں کی غلام بن کر رہے گی اور جس طرح پہلے ابراہیم پر آگ ٹھنڈی کی گئی تھی اس ابراہیم پر بھی ٹھنڈی کی جائے گی۔ یہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کو دُنیا کی کوئی قوم بدل نہیں سکتی۔ کوئی حکومت تبدیل نہیں کر سکتی۔ تمام دُنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس کو تبدیل نہیں کر سکتیں۔ دراصل یہ

ایک جاری و ساری حقیقت

ہے۔ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ جب سے آدمؑ آئے اور جب تک اللہ کی طرف سے آنے والوں کا سلسلہ جاری رہے ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے اور یہی ہوتا رہے گا۔ وہ لوگ جو خدا کے نام پر کوئی اعلانِ حق کرتے ہیں اُن کے لئے لازماً آگ جلائی جاتی ہے۔ اور لازماً اُن کے لئے اس آگ کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ اور گلزار میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ دو لفظوں میں سچائی اور جھوٹ کے مقابلے کی کہانی ہے جسے قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ پر آخر پر نتیجہ نکال کر ہمارے سامنے پیش کیا۔

اس میں شک نہیں کہ دلائل یقیناً سچائی کے ساتھ ہُوا کرتے ہیں اور براہین قاطعہ ہمیشہ سچوں کے ساتھ ہُوا کرتی ہیں۔ اور یہ دلائل مختلف شکلیں بناتے ہیں۔ اور مختلف قوموں کے سامنے مختلف صورتوں میں آتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ متنبہ کرنا چاہتا ہے کہ تم یہ نہ سمجھ لینا کہ چونکہ دلائل ہمارے ساتھ ہیں اس لئے دلائل کے زور پر ہم فتح پا جائیں گے۔ جن قوموں سے تمہارا مقابلہ ہے اُن میں ایسی بھی ہیں جو دلائل کو نہیں مانیں گی۔ وہ دلائل کے میدان میں جتنی زیادہ شکست کھائیں گی اتنا زیادہ اُن کا غصّہ بڑھتا چلا جائے گا۔ پس محض دلائل کے برتے پر تم اس دُنیا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ تمہیں لازماً میری طرف جھکنا پڑے گا۔ اور مجھ سے تعلق بڑھانا پڑے گا۔ کیونکہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ تمہارے سارے دلائل بےکار چلے جائیں گے اور تمہیں بچا نہیں سکیں گے بلکہ برعکس نتیجہ پیدا کر دیں گے۔ تمہارے دلائل دلوں کو نرم کرنے کی بجائے انہیں اور زیادہ سخت کر دیں گے۔ احساسِ خفت انتقام میں تبدیل ہو جائے گا۔ تب صرف میں ہوں جو تمہیں بچا سکتا ہوں۔ اس لئے دلائل پر انحصار نہیں کرنا، ہمیشہ میری ذات پر انحصار کرنا ہے۔ میری طرف جُھکنا ہے۔ مجھ سے تعلق جوڑنا ہے۔ پس اس راز کو کسی احمدی کو کبھی نہیں بھلانا چاہیئے۔

آج ہمارا مختلف زمانوں سے مقابلہ ہے۔ کسی ایک زمانے سے مقابلہ نہیں ہے۔ ایسی قومیں بھی آج دُنیا میں آباد ہیں جن کے عقائد ان لوگوں جیسے ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کیا تھا۔ ایسی قومیں بھی آباد ہیں جن کے عقائد اُن لوگوں جیسے ہیں جنہوں نے حضرت نوحؑ علیہ السلام سے مقابلہ کیا تھا۔ ایسی قومیں بھی ہیں جن کے اعمال حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے اعمال کی طرح ہو گئے ہیں۔ اور ایسی قومیں بھی ہیں جن کے اعمال لُوط کی قوم کے اعمال کی طرح ہو گئے ہیں۔

پس وقت آگیا ہے

کہ قرآن کی یہ پیشگوئی پوری ہو وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (المرسلٰت آیت ۱۲) کیونکہ آج سب نبیوں کی قومیں ہیں مختلف خطّہائے ارض پر پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ عقائد کے لحاظ سے بھی وہ سارے باطل عقائد آج دُنیا میں موجود ہیں جو مختلف انبیاء کے زمانے میں پیدا ہوتے رہے۔ اور اعمال کے لحاظ سے بھی وہ سارے بداعمال آج دنیا میں موجود ہیں جو مختلف انبیاء کے زمانے میں قوموں کو گندگی سے بھر دیتے رہے۔

پس جماعتِ احمدیہ کا مقابلہ نہ کسی ایک قوم سے ہے، نہ کسی ایک زمانے سے۔ ہم وہ ہیں جن کے اس زمانے کے امام کے متعلق فرمایا گیا

جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ (تذکرہ طبع چہارم ص۷۹)

کہ خدا کا پہلوان مختلف نبیوں کے لبادے اوڑھ کر آیا ہے۔ اس کو کبھی ایک بدی کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور کبھی دوسری بدی کا۔ اس وقت جتنی بھیانک بدیاں اور تصوّرات ہمارے سامنے مُنہ کھولے کھڑے ہیں اُن میں ہر قوم کے بد تصوّرات موجود ہیں۔ اور ہر قوم کی بدیاں موجود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر دہریت کا اعلان کرنے والے بھی آج موجود ہیں۔ اس لئے جہاں آپ کو ان سب بدیوں سے نبرد آزما ہونا ہے وہاں یہ یقین کامل بھی ہمیشہ رکھنا ہے کہ ان سب قوموں کا

خدا آپ کے ساتھ ہے

اُس خدا سے تعلق جوڑیں کہ وہ سارے معجزات آپ کے حق میں رُونما ہوں گے جو مختلف نبیوں کے حق میں کبھی رُونما ہو چکے ہیں۔ جتنا خطرناک مقابلہ ہے اُتنا ہی شاندار انجام بھی آپ ہی کا ہے۔

پس دُعا کریں اور اللہ پر توکّل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ بہت ہی خوش قسمت ہے وہ قوم جس کو اس عظیم الشان کام کے لئے چُنا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ ہمیں ہر لحاظ سے وہ اپنے ساتھ رکھے اور اپنے پر توکّل کرنے کے طریقے سِکھائے۔ وہ اسلوب سکھلائے جس سے ہم خدا والے بن جائیں۔ اور پھر وہ ہر معاملے میں ہر دوسرے سے بڑھ کر ہمارے لئے غیرت دکھائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(منقول از الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

تبدیلی ایڈریس

مندرجہ ذیل مبلّغین کی تبدیلی ہو گئی ہے۔ احباب ان سے مندرجہ ذیل پتہ جات پر خط و کتابت کریں:-

(1) Moulvi B shar[illegible] Ahmad Sb. Mah[illegible].
Ahmadiyya Muslim Missionary, AHMADIYYA MOSQUE
WARD NO. 5. POONCH. (J & K)

(2) Moulvi Farooque Ahmad Sb. Na[illegible]ar,
Ahmadiyya Muslim Missionary.
At/P.O. ASNOOR, Via :- Kulgam.
Distt.- ANANTNAG (Kashmir)

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)

محتاجِ دعا:- اقبال احمد جاوید مع برادران، جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

No. 15, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD. BANGALORE-560002
PHONE: 228666

قسط دوم

خلافتِ ثالثہ کی تحریکات و برکات

تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۲ء

اطفال سے تعلق رکھنے والی تحریکات

(۱) چندہ وقف جدید کے بارہ میں تحریک :- فرمایا
"اے احمدی بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور اُن سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں کیوں اس سے محروم کر رہے ہیں۔ آپ اکٹھنی ماہوار ہمیں دیں تا کہ ہم دینی فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل۔ براہین۔ قربانی۔ ایثار۔ خدمت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی ادیان پر غالب کرے گی۔"
(الفضل ۹/۲ ۲)

(۲) :- فرمایا :-
"ہر احمدی گھرانہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اُس کی تلاوت کر رہا ہو۔"
(بدر ۳/۴۴ ۴)

(۳) بنیادی مضامین اور حقیقتوں کو حفظ کرنے کی تحریک :-

فرمایا :-
"آپ کی موجودہ عمر حافظہ کی عمر ہے آپ کو اس عمر سے پورا کام لینا چاہیئے۔ آپ کے لئے بنیادی مضامین اور بنیادی حقیقتوں کو ابھی سے حافظہ میں محفوظ کر لینا ضروری ہے۔"
(ارشاد حضور منقول از بدر ۲/۷ ۱۲)

(۴) سورۃ بقرہ کی ۱۷ آیات حفظ کرنے کی تحریک :-

فرمایا :-
"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات ہر احمدی کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا زبانی یاد ہونی چاہئیں۔ ان آیات کے معنی بھی آنے چاہئیں ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے۔ اور ہمیشہ دماغ میں مستحضر بھی رہنی چاہیئے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی بنیادی کمزوریوں کو بیان فرما کر اُن سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔"
(ارشاد حضور منقول از بدر ۱/۴۴ ۲۰)

(۵) احمدی بچوں کیلئے خوشخبری

فرمایا :-
"احمدی بچوں کا مستقبل ساری دنیا کے بچوں سے زیادہ روشن ہے۔ خدا تعالیٰ نے مقدر کیا ہے کہ ان کے ذریعہ سے وہ دنیا میں اسلام کو غالب کرے گا۔ روس اور امریکہ کے امیر ترین بچوں کا مستقبل اتنا روشن نہیں جتنا تمہارا روشن ہے۔"
(بدر یکم نومبر سنہ ۶۷ء)

(۶) احمدی بچے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کریں

فرمایا :-
"اپنے دل میں یہ احساس ہمیشہ بیدار رکھو کہ آپ صرف والدین کے ہی نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہیں نیکی کی بنیاد بچپن میں ہی قائم کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ابھی سے یہ ارادہ کر لو کہ آپ نے ایسے بچے بننا ہے جن پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فخر کر سکیں۔"
(خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بحوالہ اجتماع اطفال الاحمدیہ سنہ ۶۶ء)

(۷) بچوں کو خطوط لکھنے کی تحریک

پہلی کلاس کنڈر گارٹن سے پی ایچ ڈی کے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا :-
"کہ ہر بچہ جو اس سال کسی امتحان میں کامیاب ہوا ہو (فیل ہونے بھی شامل ہیں) وہ مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کے لئے خاص طور پر دعا کرونگا اور دفتر کی طرف سے انہیں خطوط کا جواب دیا جائیگا۔"
(بدر یکم مئی سنہ ۸۰ء)

(۸) بچوں کا دس سالہ پروگرام

فرمایا :-
"(۱) ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن جانتا ہو (۲) قرآن کریم ناظرہ جاننے والے ترجمہ اور تفسیر سیکھیں (۳) ہر بچہ کم از کم میٹرک پاس ضرور کرے (لڑکی مڈل پاس کرے) (۴) سب بچے اسلامی اخلاق کی حسین تعلیم پر قائم ہوں۔"

(خلاصہ ارشاد حضور ۹ نومبر سنہ ۷۹ء)

(۹) پانچویں جماعت سے ذہین بچوں کو سنبھالنے کا اعلان۔

فرمایا :-
"آج میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ ذہین بچے کو پرائمری کے امتحان سے سنبھالے گی۔ پانچویں جماعت کا جب امتحان دے کا بورڈ کا اور ذہین ہوگا۔ غریب ہوگا۔ تو اُس کو جماعت سنبھالے گی۔"
(منقول از بدر ۷ مارچ سنہ ۸۰ء)

(۱۰) ذہین بچوں کے بارے میں تاریخی اعلان

فرمایا جماعت کا کوئی ذہین بچہ چاہے وہ ماسکو میں ہو یا نیو یارک میں یا اپنے ملک کے اندر یا باہر ہو۔ اُس کا ذہن ضائع نہیں ہونے دیا جائیگا۔ نوع انسان کے اس ذہن کو سنبھال ہے پیدا اللہ نے بنایا ہے۔ اگر ہمارا خدا ہم کو ایک ہزار ایسے ذہین بچے دے تو جماعت آدھی روٹی کھا کے بھی انہیں پڑھائے عملی اقدام کے طور پر حضور نے یہ تاریخی اعلان فرمایا کہ ہم ہر سال جماعت کی طرف سے سوا لاکھ کے وظیفے ذہین طلباء کو دیں گے۔ یہ انعام نہیں یہ ان طالب علموں کا حق ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے وضاحت فرمائی کہ احباب سے ایک پیسہ کی بھی اپیل نہیں ہوگی۔"
(خلاصہ خطبات حضور منقول از بدر ۲/۴ ۳۱)

(۱۱) بچوں کی مزید حوصلہ افزائی کی اسکیم کا اعلان

فرمایا :-
(۱) محکمہ تعلیم کے ضلعی امتحان پاس کرنے والے بچوں میں سے جن کا نام اوپر کے ۲۰۰ طلباء میں آجائے (۲) جو بچہ گورنمنٹ مڈل کا امتحان پاس کرے اور اُس کا نام اوپر کے ۲۰۰ طلباء میں آجائے (۳) جو بچہ میٹرک کا بورڈ کا امتحان پاس کرے اُس کا نام اوپر کے ۲۰۰ طلباء میں آجائے۔ (۴) جو بچہ بورڈ آف ایجوکیشن کا انٹر کا امتحان پاس کرے اور اُس کا نام اوپر کے ۲۰۰ طلباء میں آجائے۔
(۵) اور آخر یونیورسٹی کے پہلے امتحان بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی میں پاس ہونے والوں میں جس کا نام اوپر کے ۲۰۰ طلباء میں آجائے
(۶) ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی (ہر مضمون میں میڈیکل اور انجینئرنگ وغیرہ) کے امتحان میں پاس ہونے والے طلباء جن کے نام اوپر کے بیس طلباء میں آئے ہوں۔ ان چھ شقوں میں مندرجہ بالا معیار کے مطابق پاس ہونے والوں کے لئے حضور نے اعلان فرمایا کہ
(الف) ان کے خطوط کا اپنے دستخطوں سے حضور جواب دیں گے۔
(ب) شق نمبر ۱، نمبر ۲ میں آنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی پانچ جلدوں میں سے کوئی جلد مندرجہ بالا طریق کے مطابق مرحمت فرمائیں گے۔
(د) شق نمبر ۳ میں آنے والوں کو تفسیر صغیر یا انگریزی تفسیر القرآن اس بیان شدہ طریق پر مرحمت فرما دیں گے۔"
(منقول از بدر ۶/۷ ۲۵ خلاصۃً)

(۱۲) اس سے اونچے معیار کے طلباء کے لئے تمغہ جات کا اعلان :-

اس زمرہ میں آنے والے طلباء کے لئے بھی حضور نے قواعد مقرر فرما کر نمبر ۱، ۲، ۳ میں آنے والے طلباء کو طلائی تمغہ جات عطا فرمانے کا اعلان فرمایا۔"
(بدر ۸۰/۲ ۴ خلاصۃً)

(۱۳) ان سے اوپر وہ طبقہ ہے جو زندگی وقف کر کے علوم میں برتری حاصل کرنے اور کثیر یورپ اور مغربی ممالک میں جا کر تحدیث بالنعمت کے طور پر عملی اظہار کی حضور نے تحریک فرمائی اور اُمید کی کہ علاوہ صدی کے آخر تک ۱۰ اعلیٰ سائنس دانوں اور اگلی صدی میں ہزار اعلیٰ سائنس دانوں کے تیار کرنے کا جماعت کے لئے ٹارگٹ مقرر فرما کر جماعت کے ہاتھوں میں ایک پلان اور منصوبہ دیدیا جس پر عمل پیرا ہو کر وہ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق غلبۂ اسلام کی مہم طے کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ ہر ہونہار طلباء کو اپنے امام کی مقدس خواہشات کے مطابق علوم کی ان بلندیوں کی انتہا تک پہنچنے اور اپنے مقام موعود کو حاصل کرنے کی توفیق بخشے آمین

حضور کی دیگر ضروری تحریکات

(۱) تحریک وقف زندگی :- فرمایا :-
"ساری دنیا کے حالات کا یہی تقاضا ہے کہ جماعت احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں آکر تربیت حاصل کریں۔ اسکے بعد بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔"

(بدر ۲۰ جون ۱۹۶۶ء)

(۲) بد رسوم کے خلاف جہاد کی تحریک:-

فرمایا:-

"آج میں اس مختصر سے خطبہ میں ہر احمدی کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے نظام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور رسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے...... صرف اس غرض سے کہ تمہارے گھروں میں امن قائم ہو۔ تمہارے دلوں میں امن قائم ہو ہماری عورتوں اور بچیوں کے دلوں میں امن قائم ہو اور اس غرض سے کہ شیطان کے لئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دے۔ سبحان اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء)

(۳) اسلامی وحدت کے قیام کے سلسلہ میں ایک ضروری تحریک:-

فرمایا:-

"یہ عاجز بندہ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کا امام بنایا ہے (گو یہ جماعت دنیا کی نگاہ میں حقیر ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہے) میں اعلان کرتا ہے کہ اس کے وہ بھائی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور جو معتبر ہیں۔ اور جن کی شہادت قابل قبول ہے اور وہ دنیوی معاملات میں سچ بولنے والے اور صداقت کو اختیار کرنے والے ہیں مکہ مکرمہ میں ان کی جو رؤیت ہوگی اس رؤیت کو صحیح قرار دیا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے مطابق ایک ہی دن مکہ مکرمہ کی عید الاضحیہ کے دن ساری دنیا میں احمدی جماعتیں عید الاضحیہ منائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور ملی وحدت اقوام کی مہم میں انتہائی کوشش کی توفیق عطا فرمائے آمین" (اقتباس خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(منقول از بدر ۱۳ اپریل ۱۹۶۷ء)

چنانچہ حضور کی اس تحریک پر سب سے پہلے عمل کرنے کی سعادت غانا کو حاصل ہوئی۔ غانا میں مکرم عبدالوہاب صاحب آدم نے پوری تحقیق کر کے حضور کی تحریک کے مطابق اسی روز عید کی جس روز خانہ کعبہ میں سعودی عرب میں عید ہو رہی تھی چونکہ یہ معمول کے خلاف پہلی دفعہ ایسا ہوا اس کا وہاں بڑا چرچا ہوا۔

(بدر ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء)

(۴) سائیکل چلانے کی تحریک:-

فرمایا:-

"اس دفعہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر میں نے یہ تحریک کی تھی کہ سائیکلوں پر ایسے وفود کی تشکیل کی جائے جو اپنے اپنے ضلع کے ہر شہر گاؤں اور قصبہ تک پہنچ کر ان سے رابطہ قائم کریں اور ان کی تکالیف اور مشکلات دور کرنے کی کوشش کریں"

نیز فرمایا:-

"اگر ایک کروڑ میل روزانہ سفر ہوگا یہ سفر جماعت کے لئے بھرپور برکات کا موجب ہوگا" انشاء اللہ

(بدر قادیان ۲۷-۱۱-۸۰)

(۵) ہر احمدی گھرانے میں قرآن پہنچانے کی تحریک

فرمایا:-

"کراچی میں میں نے خطبہ جمعہ میں اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلہ پر ہر احمدی کے گھر میں ایک تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی ضروری ہے جو سورۃ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے میں نے اس سلسلہ میں نظام انصار، لجنہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان تینوں تنظیموں میں coordination پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہئے"

(مجلس مشاورت میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ)

(منقول از بدر ۵ جون ۱۹۸۰ء)

(۶) گھوڑوں کے بارہ میں تحریک:-

"ایٹمی جنگ کے بعد گھوڑوں کی ضرورت پڑے گی۔" فرمایا:

"میری سکیم یہ ہے کہ جماعتیں کم از کم دس ہزار گھوڑے PURE BRED نسل کے رکھیں اس سکیم کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے چند سال لگیں گے"

اس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

یعنی گھوڑوں کی پیشانی میں خدا تعالیٰ نے امت محمدیہ کے لئے قیامت تک برکت رکھی ہے۔

"پس مسلمانوں کو فن شہسواری اور گھوڑوں کو پالنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے میرا ارادہ ہے کہ ربوہ میں بھی اور باہر جماعتوں میں بھی ایسے کلب جاری کرا دوں جہاں گھوڑیوں کی نگہداشت اور سواری وغیرہ کی تربیت دی جایا کرے ناصرات کے لئے بھی ایسے کلب کھلیں گے۔ ان کا نام حضرت خولہؓ کی مناسبت سے خولہ کلب ہو۔ حضرت خولہؓ اعلیٰ درجہ کی شہسوار تھیں"

(خلاصہ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) (منقول از بدر ۳ جون ۱۹۸۰ء)

(۷) ہر احمدی کو تحریک:-

فرمایا:-

"نہ پہلوں نے دنیا کمانے سے آپ کو روکا نہ میں روکتا ہوں دنیا کماؤ لیکن دین کی مضبوطی کے لئے دنیا کے عیش کے لئے نہیں۔ دنیا کماتے ہوئے بھی اتنا دین سیکھو کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کی آواز آپ کے کانوں تک پہنچے کہ اٹھو کلمہ اسلام کے لئے اور دین اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور ان اقوام کو جو اسلام کی طرف جھک رہی ہیں اور رجوع کر رہی ہیں۔ ان کو اسلام کی تعلیم سکھانے کے لئے آدمی چاہئیں تو آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہو کہ انہیں اسلام سکھا سکے اور اس بات کا عزم اپنے دل میں رکھتا ہو کہ وہ دنیا کے ہر کام کو چھوڑ دے گا۔ اور اسلام سکھانے کے لئے جب بھی ضرورت ہوگی پہنچ جائے گا"

(اقتباس خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۶-۹-۸۰)

(منقول از بدر ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

کیا آپ بدر کے خریدار ہیں؟

قادیان میں شادی و رخصتانہ کی تقریب

مورخہ ۲۷؍۱۰ کو مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ امۃ الرحمٰن کشور صاحبہ بنت مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم کے مکان پر گئی یہاں بھی دولہا کی گلپوشی ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم عاجز صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ بارات میں شرکت کے لئے مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کے غیر مسلم دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ شام چھ بجے کے قریب دلہن کو رخصت کیا گیا۔

مورخہ ۲۸؍۱۰ کو مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش نے چار صد سے زائد احباب و مستورات کو اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین (ادارہ)

معیار کے مطابق مالی قربانی رزق اور مال میں خیر و برکت پیدا کرتی ہے!

متقی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت کرتا ہے!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

مسجد احمدیہ بھبنیشور (اڑیسہ) کا بابرکت افتتاح

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج اڑیسہ متعین بھبنیشور

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ جماعت احمدیہ بھبنیشور کو اپنی نہایت ہی خوبصورت اور جاذب نظر مسجد تعمیر کرنے اس پر افتتاح کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی مع حرم محترمہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ مورخہ ۲۸/۱۰/۹۳ کی رات ہی کلکتہ سے ہوتے ہوئے بھبنیشور تشریف لاسکے واضح رہے کہ آپ محترم جماعت ہائے احمدیہ کیرنگ کا دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۲۸/۱۰/۹۳ کی شام ہم بجے برہم پور پہنچے تھے جہاں سٹیشن پر احباب جماعت نے اپنے قابل صد احترام مہمان کا شایان شان استقبال کیا چند گھنٹے آرام فرمانے اور احباب جماعت سے ملاقات کرنے کے بعد رات ۱۲ بجے کی گاڑی سے روانہ ہو کر آپ دوسرے دن صبح بھبنیشور پہنچے۔ خاکسار کو بھی اس مقدس وفد میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ بھبنیشور سٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو پھولوں کے ہار پہنا کر خوش آمدید کہا

دو خوبصورت میناروں سے مزین مسجد احمدیہ بھبنیشور جس کا نام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مسجد حمد" تجویز فرمایا ہے کی تقریب افتتاح میں شمولیت کے لئے مورخہ ۲۹/۱۰/۹۳ کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مورخہ ۳۰/۱۰/۹۳ کی صبح محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر اصلاح و ارشاد مع محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ تشریف لے آئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور مبلغین کرام کو سرکاری مہمانوں کی حیثیت سے حکومت کے گیسٹ ہاؤس میں رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے صوبہ اڑیسہ کی مختلف جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

خطبہ جمعہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے ٹھیک ایک بجے ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ صوبہ اڑیسہ کے دارالحکومت میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس موقعہ پر دور دراز علاقوں سے کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے ہیں۔ آنے کی غرض یہی ہے کہ ہم سب مل کر خدا تعالیٰ کی حمد کریں اور شکر گزار بندے بنیں کہ آستانۂ الٰہی پر مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

ہر ایک مسجد جو دنیا میں بنائی جاتی ہے وہ خدا کے پہلے گھر خانہ کعبہ کی ظل ہوتی ہے اور اسی کے قیام کے پیچھے یہی حقیقت کارفرما ہوتی ہے کہ ساری کائنات کے حقیقی مالک خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور جس پیغام کو لے کر خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلعم کو بھیجا ہے اس پیغام توحید کو اور رسالت محمدی صلعم کی اشاعت کی جائے۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطبہ کے دوران فرمایا کہ اس زمانہ میں جبکہ مسلمان خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ سے بھٹک گئے ہیں اور دیگر اقوام نے بھی خدائے واحد و لاشریک کی جگہ کئی خداؤں کو اپنا لیا ہے اس صورت میں ہم احمدیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دنیا میں پھر سے توحید باری تعالیٰ کو قائم کریں۔ اس مقصد کے لئے اپنی کوششوں کے ساتھ ساتھ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد بھی طلب کرنی چاہئے

افتتاحی تقریب

نماز جمعہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت مسجد میں ہی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ کیرنگ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالقادر صاحب نے اس مبارک تقریب افتتاح کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارسال فرمودہ درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

پیغام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

"آپ کے علاقہ میں مسجد کی تکمیل پر انتہائی خوشی ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس سلسلہ میں میرا پیغام یہ ہے۔ مسجد خالصتاً للہ بنائی جاتی ہے۔ اسے اللہ کے ذکر اور محبت سے آباد کریں۔ اللہ آپ کی جماعت اور گھروں کو بھی رونق اور آباد فرمائے اور برکتوں سے بھر دے۔

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

حضور اقدس کا پیغام سنایا جانے کے بعد محترم سید عبدالسلام صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تعمیر مسجد سے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے سب سے پہلے سابق صدر جماعت محترم مولوی سید منظور احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر فرمایا جن کی شبانہ روز کی مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں حکومت کی طرف سے مسجد بنانے کے لئے یہ قطعہ زمین حاصل ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سال کے اندر اندر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ و برکت سلسلہ کی معاونت اور احباب جماعت کے ایثار و قربانی کے نتیجہ میں ہمیں یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ نے تعمیر مسجد کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، صوبائی حکومت اڑیسہ کی جماعتوں نیز کلکتہ اور حیدرآباد کے احباب کے تعاون کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ مکرم غلام حیدر صاحب نے تعمیر مسجد کے لئے پرچہ بازی سے زائد رقم دینے والوں کے نام پڑھ کر سنائے

اس تقریب کی پہلی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ ہر وہ مسجد جو جماعت احمدیہ کی طرف سے بنتی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بین ثبوت ہے فاضل مقرر نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی تاریخ کے کئی ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اڑیسہ میں احمدیت کے نفوذ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ احرار جماعت احمدیہ کو مٹانے کا عزم لے کر اُٹھی تھی ان ہی دنوں میں حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا جس کے نتیجہ میں اکناف عالم میں بے شمار مساجد، مشن ہاؤز ہسپتال اور تعلیمی مراکز قائم ہوئے۔ اسی تسلسل میں چودہویں صدی کے آخر میں کیرالہ میں جماعت احمدیہ پینگاڈی نے اپنی نہایت خوبصورت دو منزلہ مسجد تعمیر کی۔ علاوہ ازیں سری نگر میں، اور مدراس میں مسجد اور مشن ہاؤز بنے پندرہویں صدی کے آغاز میں سپین میں مسجد بشارت تعمیر ہوئی۔ اس کے بعد آسٹریلیا کے براعظم میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ

اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ایک عظیم الشان مسجد کے لئے سنگ بنیاد رکھا۔ اب یہاں بھبنیشور میں جماعت کو ایک بہت ہی خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ احمدیت روحانیت اور نورانیت کے اعتبار سے اس مسجد کو اس علاقہ میں بہت بڑی وسعت اور اہمیت حاصل ہوگی۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمود احمد خان صاحب نے اڑیہ زبان میں ایک نظم نہایت خوبصورت انداز میں پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "وسع مکانک" پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ٨ اکتوبر کو گوٹبورگ (سویڈن) میں منعقدہ مجلس علم و عرفان میں جو ارشاد فرمایا تھا اس کا ایک اہم اقتباس سنانے کے بعد خاکسار نے توجہ دلائی کہ یوں تو خدا تعالیٰ نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کی توفیق عطا فرما دی ہے مگر اب ہمارا فرض ہے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق داعی الی اللہ بن کر ایسی کوشش کریں کہ یہ مسجد بھی چھوٹی ہو جائے اور اس مسجد کی توسیع کی ضرورت پڑے

صدارتی خطاب

اس تقریب کے آخر میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور بشارتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی تکمیل کے لئے انسانی کوششوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان بشارتوں کی تکمیل کے ہم اہل نہیں ہوں گے اور ہم اپنے اموال اور نفوس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ تو خدا تعالیٰ کسی اور جماعت کو کھڑا کر دے گا۔ اور اس جماعت کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو پورا فرمائیگا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اطاعت و فرمانبرداری کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے امام کی طرف سے جب بھی کوئی حکم یا تحریک ہم تک پہنچے ہمارا فرض ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اس میں برکت ہے اور اسی قسم کے جذبۂ خلوص و محبت اور اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ہی خدائی وعدوں کی تکمیل وابستہ ہے

محترم صاحبزادہ صاحب کے خطاب کے بعد مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے نامساعد حالات میں یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے مرکزی عہدیداران اور جماعتوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک

نکاح کا اعلان فرمایا اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ عام

اسی دن بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کے سامنے رنگ برنگی جھنڈیوں اور خوبصورت قمقموں سے آراستہ پنڈال میں محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے حکومت اڑیسہ کے وزیر زراعت شری نارائن پٹنائیک اور اسمبلی ممبر سوریش روتیرا بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم روشن صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم ڈاکٹر انوار الحق صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔ بعدہٗ شری سوریش روتیرا ۔M.L.A نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب اور مبلغین کرام کی خدمت میں تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ اڑیسہ کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ یہاں ہندو اور مسلمان ہمیشہ ایک ہی ماں کے بیٹوں کی طرح پیار و محبت کے ساتھ رہتے آئے ہیں۔ ہم سب لوگوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کو یاد کریں۔ اسی مقصد کے لئے مذاہب کا قیام ہوتا ہے۔ میں اپنی طرف سے مولانا صاحبان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ دھرم کے بارے میں ہمیں بتائیں گے۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر کرتے ہوئے بھگوت گیتا کے ایک اشلوک کی روشنی میں بتایا کہ دُنیا میں جب بھی ادھرم پاپ اور اندھکار کا دور دورہ ہوتا ہے تو خدا کی طرف سے رشی منی اور اوتار ظاہر ہوتے ہیں جو دھرم اور عدل و انصاف کو قائم کر کے نیکوکاروں کی حفاظت اور دشمنوں کا ناش کرتے ہیں۔ فاضل مقرر نے اس زمانہ کی ضلالت کی حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد بتایا کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں خدا کی طرف سے کسی مصلح کی بعثت کی ضرورت ہے۔ اور آپ نے بتایا کہ تمام مذہبی کتب میں اسی کلجگ میں آنے والے ایک موعود اقوام عالم کے بارے میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ آج دنیا کو امن اور شانتی کی ضرورت ہے۔ اور یہ شانتی اور امن سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے یا مہلک ہتھیاروں کی ایجادات سے قائم نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک ہی خدا کی چرن میں آنے اور ایک ہی پرماتما کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہوگا۔

فاضل مقرر کی تقریر کے بعد محترم صاحب صدر نے فرمایا کہ اسمبلی ممبر شری سُر شا جی نے جس پیار و محبت کا اظہار کیا ہے اس کی ایک زندہ مثال ہماری یہ مسجد ہے۔ یہاں کی حکومت اور عوام بھی مذہبی رواداری میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ حکومت نے ہمیں مسجد بنانے کے لئے زمین دی ہے [illegible]

اڑیسہ کے وزیر زراعت نے کہا کہ آپ کے ہاں ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی یہ تعلیم ہے کہ حکومت وقت کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری اور تعاون کے ساتھ رہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی اب تک کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جماعت نے کبھی بھی کسی رنگ میں عدم تعاون کا اظہار نہیں کیا ہے۔

اس کے بعد وزیر زراعت شری نر بخش پٹنائیک نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ گو میں ایک مذہبی آدمی نہیں ہوں تاہم بھی یہاں آکر اور یہاں کے محبت بھرے ماحول سے متاثر ہو کر ایک عجیب سرور محسوس کرتا ہوں۔ مولانا کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا ہوں مجھے آج ہی جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لوگ دیگر مذاہب کے پیشواؤں کو بھی بہت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی تعلیمات کا نہ صرف گہرا مطالعہ کرتے ہیں بلکہ ان کا پرچار بھی کرتے ہیں۔ اس جمہوری حکومت میں باہمی پیار و محبت کی اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی زبردست ضرورت ہے اور مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اس سلسلہ میں نہایت شاندار نمونہ پیش کر رہی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ہمیشہ آپ کا ساتھ دیگی۔ اور ہر ممکن تعاون کے لئے تیار رہے گی۔

وزیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمود خان صاحب نے اڑیہ زبان میں خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے تعارف احمدیت پر روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند روحانی جماعت ہے ہم دُنیا میں قرآن مجید کی اشاعت کرتے ہیں دنیا بھر کے ملکوں میں مساجد بناتے ہیں۔ اور مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کرتے ہیں آپ نے اسلام میں مسجد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام اجتماعیت کا مرکز ہے اور مسجد اجتماعیت کا درس دیتی ہے۔ مسجد ہی اسلامی نظام تربیت اور عبادت کا مرکز بھی ہے۔ یہاں پہ اطاعت امام کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے اور مسجد میں ہی صحیح معنوں میں انسانی مساوات کا نمونہ نظر آتا ہے۔

آخر میں خاکسار نے سورۃ العصر کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے ہولناک اور پُرخطر حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اس خطرناک حالات سے نجات، خدا تعالیٰ کے ساتھ ربط اور تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ خاکسار نے آیت وَ کَانَ مَعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا کے تحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں عذاب الٰہی سے نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم سید منصور احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ جس کے ساتھ یہ جلسہ [illegible]

نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

نمائش اور بک اسٹال

مسجد احمدیہ سے ملحق ہی ایک خوبصورت بک اسٹال ترتیب دیا گیا تھا جس میں مختلف زبانوں کی کتابیں اور اقوام عالم میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور دیگر سرگرمیوں کی تصاویر بہت سلیقہ سے رکھی ہوئی تھیں۔

کیرنگ کو روانگی

دوسرے دن مورخہ ۱۷/۱۰ کی شام کو محترم صاحبزادہ صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی صاحبہ اور مبلغین کرام بھونیشور سے کیرنگ کے لئے روانہ ہوئے کیرنگ مسجد احمدیہ کے سامنے وفد کا نہایت پرتپاک استقبال کیا گیا۔ سب سے پہلے مسجد احمدیہ کے اندر محترمہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کا ایک خصوصی اجلاس بنایا گیا جس میں کثیر تعداد میں مستورات نے شرکت کی۔ اس جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے اپنے زرّیں نصائح سے نوازا اس کے بعد مسجد کے باہر جلسہ گاہ میں ایک تربیتی اجلاس ترتیب دیا گیا تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اس اجلاس کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مخاطب کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت پُر اثر انداز میں مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی اجلاس کے بعد رات کے دس بجے ہم کیرنگ سے روانہ ہو کر گیارہ بجے کے قریب واپس بھونیشور پہنچے۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۸ نومبر بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں محترم سید عبدالسلیم صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالقیوم صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا امینی صاحب، محترم مولانا بشیر احمد صاحب، محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور خاکسار محمد عمر نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر اور دُعا کے بعد یہ مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

گوردوارہ میں تقریر

مورخہ ۲۰ نومبر قبل دوپہر مقامی سکھ گوردوارہ میں حضرت گورونانک جی مہاراج کے جنم دن کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہو رہی تھی اس تقریب میں شمولیت کی دعوت ملنے پر ہم مبلغین اور چند احباب جماعت گوردوارہ میں پہنچے صدر صاحب پربندھک کمیٹی کی دعوت پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے گورو نانک جی مہاراج کے پوتر جیون پر نہایت احسن رنگ میں پنجابی زبان میں تقریر فرمائی جس کو بہت پسند کیا گیا تقریر کے بعد آپ کی گلپوشی کی گئی اور صدر صاحب پربندھک کمیٹی نے اپنی تقریر میں آپ کی تقریر کو سراہا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساعی کے دیرپا نتائج پیدا فرمائے۔ اور مسجد کو ہر جہت سے بابرکت اور ہزاروں سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے آمین۔

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

عیدالاضحیہ ۱۴۰۳ھ کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے ناموں کی ایک فہرست بغرض دُعا ذیل میں دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے آمین۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

مکرم محمد اسلم طاہر رانا صاحب۔ مغربی جرمنی
مکرم صدیق احمد صاحب منور ماریشس
مکرم ابراہیم رمضان صاحب ″
مکرم حامد نودیا صاحب ″
مکرم عزیز احمد صاحب سوکیہ ″
مکرم صادق درگاہی صاحب ″
مکرمہ فریدہ درگاہی صاحبہ ″
مکرم یوسف شلوں صاحب ماریشس
مکرم دین ارشد صاحب ماریشس
مکرمہ ساجدہ ضیا صاحبہ ″
مکرم عبدالشکور واتش صاحب ″
مکرم عادل دائین صاحب ″
مکرمہ لطیف وارث علی صاحبہ ″
مکرمہ امۃ الرشید وارث علی صاحب ″

درخواست ہائے دُعا

• مکرم محمد اکبر صاحب نائب ناظر بیت المال آمد جن کو گذشتہ سال سلسلہ کے کام سے امرتسر جاتے ہوئے چوٹیں آئی تھیں وہ پُرانی چوٹیں دوبارہ تکلیف کا باعث بن رہی ہیں اپنی کامل صحت اور چوٹوں کے مکمل افاقہ کے لئے • مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب دانی ادنہ گام کے جسم کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے صدر ہسپتال سرینگر میں زیر علاج ہیں موصوفہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے۔ • مکرم زاہد خورشید صاحب ربوہ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے نانا مکرم عبدالرحیم صاحب دیانت مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے
(ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری امیدافزا تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعتِ احمدیہ ہاری پارہ نگام کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی عبدالمومن صاحب رشی رکن تبلیغی وفد متعینہ ہاری پارہ نگام رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸؍۹؍۸۳ کو خطبہ عید الاضحیہ میں احباب جماعت کو قربانی کی اہمیت بتائی گئی مورخہ ۲۳؍۹؍۸۳ کو ایک تبلیغی پروگرام کے تحت خاکسار عبدالمومن۔ مکرم حکیم عبدالعلی صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم بشیر احمد صاحب راتھر اور مکرم محمد ایوب صاحب ایک غیر احمدی گوجر کی دعوت پر ڈوڈومرہمہ گئے یہاں غیر از جماعت افراد کو زبانی تبلیغ کی اور لٹریچر دیا گیا۔ دوسرے روز مکرم معلم صاحب وقف جدید اور صدر جماعت مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر نے ایک نزدیکی گاؤں کاسے گام میں جاکر پیغام حق پہنچایا۔ مورخہ ۲۵؍۹؍۸۳ کو خاکسار۔ مکرم حکیم عبدالعلی صاحب اور عزیز خورشید احمد ترال گئے یہاں بھی زبانی تبلیغ کے ساتھ ساتھ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کے ایک نوجوان کو سرکاری اعزاز

مکرم مولوی شیخ عبدالعلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ لکھتے ہیں کہ مکرم شمس الدین خان صاحب کیرنگ جو پولیس کے محکمہ میں ملازم ہیں مسلسل گیارہ سال سے سائیکل ریس کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے چلے آرہے ہیں چنانچہ موصوف کو صوبہ اُڑیسہ کی طرف سے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہانہ انعام دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے بھوبنیشور میں منعقدہ ایک تقریب میں جناب چیف منسٹر صاحب صوبہ اُڑیسہ نے موصوف کو اعزازی انعام اور انعامی رقم کی پہلی قسط عطا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

جالندھر میں تبلیغ و تقسیم لٹریچر

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ قادیان رقمطراز ہیں کہ ستمبر کے آخری عشرہ میں جالندھر میں ہند پاکستان کرکٹ میچ ہوا جب کہ کئی سو پاکستانی افراد وہاں آئے ہوئے تھے تبلیغ کی غرض سے پانچ خدام پر مشتمل وفد بھجوایا گیا۔ جس نے پاکستانی کھلاڑیوں، زائرین اور شہر کے تعلیم یافتہ افراد کو زبانی تبلیغ کرنے کے علاوہ ۲۱۵۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ جالندھر میں قیام و طعام اور دیگر امور میں جناب سردار پریتم سنگھ صاحب چیمہ اور مکرم سید یعقوب حسین صاحب نقوی نے ہر ممکن تعاون دیا اللہ تعالیٰ ہر دو احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

برہ پورہ (بہار) میں تربیتی جلسے

مکرم سید عبدالرفیع صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۹، ۱۰ اور ۲۳ اکتوبر کو مکرم مولوی مقبول احمد صاحب طاہر اور مکرم سید عبدالفہیم صاحب کی زیر صدارت تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے جن میں مکرم انور رضا صاحب، مکرم اشفاق احمد صاحب، خاکسار سید عبدالرفیع اور صدر اجلاس نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

مبلغ چارکوٹ کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ چارکوٹ کی رپورٹ کے مطابق چارکوٹ میں ایک احمدی بھائی کے مکان پر چالیس غیر از جماعت افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔

دہلی میں وقفِ عارضی کے تحت تبلیغی سرگرمیاں

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر دہلی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۴؍۹؍۸۳ تا ۲۳؍۹؍۸۳ وقفِ عارضی کے تحت دہلی میں کالج کیمپس۔ گرلز ہوسٹل اور لابی میں جماعتی پوسٹر چسپاں کئے گئے سینئر ڈاکٹر صاحبان اور کچھ ساتھی ڈاکٹروں کے علاوہ بہت سے مریضوں کے رشتہ داروں کو بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ اسی طرح دہلی کے مختلف مقامات پر جاکر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لدھیانہ کے ڈائریکٹر صاحب نیز سعودی عرب کے ہیلتھ منسٹر کے بڑے ڈاکٹر تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ الغرض دہلی کے گرد و نواح میں مختلف طریقوں سے تبلیغ کر کے پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکات عطا کرے۔ آمین۔

لجنہ و ناصرات کے سالانہ اجتماعات

• ــــ مکرمہ نور السلام صاحبہ صدر لجنہ بھاگلپور کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲؍۱۰؍۸۳ کو لجنہ اماء اللہ برہ پورہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں تربیتی اجلاس کے علاوہ ناصرات کے نظم اور تقاریر کے مقابلے ہوئے غیر احمدی بہنیں بھی شریک اجلاس ہوئیں۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو انعام دیئے گئے۔

• ــــ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۱۰؍۸۳ کو لجنہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں تربیتی اجلاس کے علاوہ حسن قرأت۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلے کرائے گئے۔ دینی معلومات کا امتحان بھی لیا گیا۔ تربیتی اجلاس میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ یادگیر نے بہنوں اور بچیوں کو نصائح کیں اور انعامات تقسیم کئے۔

• ــــ مکرمہ امۃ البصیر صاحبہ سیکرٹری ناصرات یادگیر کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۱ و ۲۲ اکتوبر ۸۳ء کو ناصرات کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں بچیوں کے مقابلہ جات حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر کے علاوہ کچھ ورزشی مقابلے بھی کرائے گئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات کو انعام دیئے گئے۔

• ــــ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کرناٹک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۴ تا ۲۶ اکتوبر مقامی لجنہ و ناصرات کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ تینوں روز تمام بہنوں نے مسجد میں نماز تہجد و نماز فجر ادا کی۔ اجتماع میں لجنہ و ناصرات کے علیحدہ علیحدہ مقابلہ جات حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر کرائے گئے۔ اس موقع پر پرچہ ذہانت بھی لیا گیا۔ افتتاحی اور اختتامی اجلاس منعقد ہوئے۔ تمام پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ۔ مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت اور مکرم مولوی غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید نے خصوصی تعاون دیا۔ اجتماع میں لاؤڈ سپیکر اور پیٹرومیکس کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعام دئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

لکھنؤ کے سرو دھرم سمیلن میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب بھٹی سیکرٹری تبلیغ لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳؍۱۱؍۸۳ کو لکھنؤ کے کیتھڈرل ہال حضرت گنج میں زیر صدارت سوامی پرگیا نند جی سرو دھرم سمیلن منعقد ہوا۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ خاکسار نے مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء کا تعارف کرایا۔ اور مکرم مولوی عبدالرشید ضیاء صاحب مبلغ شاہجہانپور نے "اسلام اور قومی یکجہتی" کے موضوع پر مدلل تقریر کی جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ آخر میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ آخر میں اجلاس کے سیکرٹری صاحب نے جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب، مکرم محمد مشتاق صاحب اور مکرم عارف علی صاحب نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

چیف جسٹس جموں کشمیر کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ آسنور کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۱۴؍۸۳ کو جموں کشمیر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جناب ڈی خالد صاحب کے اعزاز میں جو لنگام ریسٹ ہاؤس کولگام میں ترتیب دی گئی ایک ضیافت کے موقعہ پر موصوف کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی صاحب موصوف کے ساتھ مکرم محمد امین صاحب گوہر ایڈووکیٹ، مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ اور مکرم عبدالمنان صاحب بھی تھے۔ کچھ دوستوں سے تبادلہ خیالات کر کے پیغام حق پہنچایا گیا۔

گنگارامپور (بنگال) میں تبلیغی جلسہ

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ رقمطراز ہیں کہ گنگارامپور (بنگال) کے گرام سدھار سمیتی کلب کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کو وہاں جلسہ کرنے کی

دعوت ملی۔ چنانچہ مورخہ ۲۹/۱۰/۸۳ کو خاکسار، مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب ... رائے گرام گنگا رامپور پہنچے۔ امام نگر سے مکرم سید امان اللہ صاحب معلم وقفِ جدید بھی آئے۔ وہاں ہمارا دو روز قیام رہا اس دوران وسیع پیمانہ پر لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ دونوں روز بعد نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم سراج الاسلام صاحب چوہدری اور مکرم سید امان اللہ صاحب نے تقاریر کیں۔ جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اس دوران کثیر تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی قبول کرے۔ آمین

جزیرہ شری لنکا کا کامیاب دورہ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی شری لنکا میں تشریف آوری کے سلسلہ میں مرکزی ہدایت کے مطابق خاکسار مدراس سے شری لنکا پہنچا۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود مورخہ ۷ر تا ۱۳ر اکتوبر شری لنکا میں قیام فرما رہے۔ اس دوران حضور کی اہم جماعتی مصروفیات کی رپورٹیں قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے نگمبو اور پسیالہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے احباب جماعت سے مشورہ کیا گیا۔ نگمبو میں متعدد تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد ہوئے جن کے آخر میں سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ پسیالہ مقام جو نگمبو سے ۲۰ میل دوری پر واقع ہے میں بھی خاکسار کی تقریر ہوئی۔ اس گاؤں کے ایک مولوی رضوان صاحب نے ایک کتاب ختم نبوت کے سلسلہ میں لکھی تھی خاکسار کی طرف سے اس کا جواب لکھے جانے پر موصوف نے خاموشی اختیار کی۔ اب انہوں نے ایک نئی جماعت قائم کی ہے جس کی وجہ سے گاؤں کا ایک عجیب ماحول بنا ہوا ہے۔ ان حالات میں خاکسار کی تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ غیر احمدی دوستوں نے تقریر کو ٹیپ کر لیا اور بعد میں بھی سُنتے رہے۔ اس اجلاس کے دوران اور بعد میں بھی غیر احمدی بھائیوں سے کافی دیر تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ان کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اس طرح پورے گاؤں تک پیغام حق پہنچانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو خاکسار مع اہلیہ نگمبو سے مدراس کے لئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

باگھ ماری (اڑلیسہ) میں کامیاب تبلیغی جلسہ

مکرم شیخ حلیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ کیرنگ تحریر کرتے ہیں کہ مقامی جماعت کی طرف سے مورخہ ۱۲/۱۱/۸۳ کو باگھ ماری میں جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کے لئے خدام نے خوبصورت جلسہ گاہ تیار کی۔ مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب کی راہنمائی میں کیرنگ کے قریباً ساٹھ خدام وہاں پہنچے۔ اجلاس جناب دھولی نارائن سو لودھی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ مکرم شمس الحق خاں صاحب۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب۔ جناب وشوناتھ پنڈا صاحب آف باگھ ماری اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

موریا کنی (کیرالہ) میں وقفِ جدید کا دوسرا سالانہ اجتماع

مکرم یو ابوبکر صاحب معلم وقفِ جدید کوڈیا تھور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۲ر و ۲۳ر اکتوبر کو موریا کنی (کیرالہ) میں انجمن وقفِ جدید کے زیر اہتمام دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس کی حاضری گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تھی مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے کیا۔ باجماعت نمازِ تہجد کی ادائیگی کے ساتھ اجتماع کا آغاز ہوا۔ دونوں روز مجموعی طور پر چار اجلاس ہوئے۔ جن سے مکرم پی محمد یوسف صاحب موگرال۔ مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلّم کوڈالی، مکرم سی ایچ ابوبکر صاحب معلّم کیرولائی، مکرم ای طاہر صاحب کینانور۔ مکرم پی ایم ... کوڈیا تھور، مکرم مستولی ابوبکر صاحب کالیکٹ، مکرم مولوی کے پی اُتین صاحب کالم، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ارناکلم۔ مکرم کنہی احمد صاحب پینگاڈی، مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب، مکرم اے کے مُسلم صاحب منارگھاٹ، مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ تمام اجلاس ... مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ اجتماع کا افتتاح محترم انچارج صاحب وقفِ جدید نے کیا۔ جس میں آپ نے اجتماع کے قیام کا مقصد اور وقفِ جدید کے پروگراموں پر روشنی ڈالی اور احباب کو انکی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔

شری گورونانک جی کے یوم پیدائش پر نمائندہ جماعت کی تقریر

مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ قادیان لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۱۱/۸۳ کو سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے اپنی رہائش گاہ پر شری گورونانک جی رحمۃ اللہ کا یوم پیدائش نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جس میں قرب و جوار سے خاصی تعداد میں سکھ ہندو دوستان اور افراد شریک ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے احباب نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ اکھنڈ پاٹھ کے بھوگ کے بعد گورو جی کی سیرت و سوانح پر ہندو۔ سکھ دوستوں نے تقاریر کیں۔ جتھیدار اُجاگر سنگھ صاحب سیکھوں۔ ایم ایل۔ اے نے اپنی تقریر میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ نے پنجابی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر کے بہت بڑا کام کیا ہے اس سے پنجابی جاننے والے سکھ ہندو بھائی قرآن کریم کو سمجھ سکیں گے اور لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جتھیدار صاحب نے جماعتِ احمدیہ کو اس شاندار نیک کام پر مبارک باد دی۔ پروگرام کے مطابق مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی بھی تقریر ہوئی۔ آپ نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ کے ابتدائی حالات زندگی، انکی تعلیم وحدت اور پھر ولی اللہ کا مرتبہ پانے کا ذکر کیا۔ دوران تقریر کئی شبد گورو گرنتھ صاحب سے زبانی پڑھ کر سُنائے جس سے سامعین خصوصاً سکھ گیانی صاحبان بہت محظوظ ہوئے۔

بمبئی میں لجنہ اماء اللہ مہاراشٹر کا خصوصی تربیتی اجلاس

مکرمہ سلیمہ بانو کوثر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بمبئی تحریر فرماتی ہیں کہ امسال بمبئی میں آل مہاراشٹر احمدیہ مُسلم سالانہ کانفرنس کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ ہماری درخواست قبول کرتے ہوئے محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بھی بمبئی تشریف لائیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر جہاں جماعتِ احمدیہ بمبئی کی طرف سے کھونیڑ پٹی کے غریب بچوں کو تحائف دینے کا پروگرام بنایا گیا وہاں لجنہ اماء اللہ بمبئی کی طرف سے بھی محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے اسکول کی منتظمہ صاحبہ کو پانچ غریب بچیوں کے لئے تحائف دیئے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ مہاراشٹر کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت کلام پاک۔ عہد اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سپاسنامہ پیش کیا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے اجتماعی دُعا کروائی بعدہٗ تقریری پروگرام میں مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ، مکرمہ ساجدہ عبداللہ صاحبہ، مکرمہ ... صاحبہ، مکرمہ ساری بیگم صاحبہ۔ عزیزہ طیبہ، خاکسار سلیمہ بانو، مکرمہ تنویر صاحبہ، عزیزہ امۃ الانیس، مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ، مکرمہ زبیدہ صاحبہ بزبان انگریزی۔ مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ اور ایک غیر مُسلم بہن سنیتا صاحبہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے خطاب فرماتے ہوئے لجنہ و ناصرات کو بعض اہم تبلیغی و تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اسی روز دوپہر کا کھانا جو لجنہ اماء اللہ بمبئی کی طرف سے تیار کیا گیا تھا اس میں آپ نے دیگر مہمان بہنوں کے ساتھ شرکت فرمائی۔

ڈپٹی کمشنر صاحب وارنگل کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۱۱/۸۳ کو جناب کے سی راملو ڈپٹی کمشنر صاحب وارنگل سے خاکسار اور مکرم قریشی محمد یوسف صاحب ایم ایل اے نے ملاقات کی اور جماعتِ احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے لٹریچر پیش کیا۔ جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ موصوف نے ناشتہ ہمارے ساتھ تناول کیا اور جماعتی روایات و تعلیمات سے بہت متاثر ہوئے۔

مکرم مولوی صاحب موصوف ایک دوسری رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ علاقہ آندھرا میں مبلّغین و معلّمین کی سہولت کے لئے جماعتِ احمدیہ حیدر آباد نے مزید تین سائیکلوں کا عطیہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عطیہ دینے والوں کے اخلاص میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

جماعتوں میں ہفتہ قرآن کریم کا اہتمام

جماعتِ احمدیہ سورت۔ کوڈالی۔ آسنور۔ کلکتہ۔ کٹک۔ کیرنگ اور لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کی طرف سے بھی ہفتہ قرآن کریم منعقد کئے جانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے اخلاص میں برکت عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اخبار بدر کی خریداری ہر احمدی کا فرض ہے۔ منیجر بدر

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۶۰۴: — میں عبد العزیز اصغر ولد مکرم عبد العظیم صاحب درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ شہادت ۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے۔ جس کے عوض ماہوار /۳۸۲ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
وحید الدین کارکن تحریک جدید — عبد العزیز اصغر — یونس احمد کارکن تحریک جدید

وصیت نمبر ۱۴۶۰۵: — میں عطیہ اصغر زوجہ مکرم عبد العزیز صاحب اصغر قوم فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ شہادت ۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج ہے۔

ایک عدد طلائی ہار وزنی ۲۰ گرام موجودہ قیمت	۲۴۶۰-۰۰ فی گرام /۱۲۵
کانٹے طلائی وزنی۔ کوکا طلائی وزنی۔ وزن کل ۱۵ گرام موجودہ قیمت	۱۸۷۵-۰۰ " " "
پازیب چاندی ۲۳۱ گرام	۳۴۶-۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۲۰۰۰-۰۰
کل میزان:	۶۶۸۱-۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
وحید الدین کارکن تحریک جدید — عطیہ اصغر — عبد العزیز اصغر

وصیت نمبر ۱۴۶۰۹: — میں لیسین بیگم زوجہ مکرم عبد الحمید ظفر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۹/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں کانوں کے طلائی کانٹے اندازاً چار آنہ بھر اور ایک عدد گھڑی قیمت اندازاً دو صد روپے ہے اس کے علاوہ ایک ہزار روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں مذکورہ جائیداد طلائی کانٹے قیمت اندازاً /۴۰۰ روپے اور گھڑی /۲۰۰ اور حق مہر /۱۰۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز مجھے اپنے خاوند کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میں آئندہ جو بھی جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور بوقت وفات جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
عبد اللطیف ملکانہ — لیسین بیگم — عبد الحمید ظفر خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۶۱۸: — میں امۃ النجیب بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب درویش قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۸۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے زیورات اس وقت مندرجہ ذیل ہیں :—

(۱) — ہار سونے کا وزن ڈیڑھ تولہ مالیت	۲۴۹۰-۰۰
(۲) — کانوں کی بالیاں سونے کی وزنی آدھ تولہ	۸۳۰-۰۰
(۳) — ہار چاندی کا ایک تولہ مالیت	۲۷-۰۰
میزان	۳۳۴۷-۰۰

اس کے علاوہ میرے والد محترم مجھے دس روپے ماہانہ جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہانہ آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اس وقت کل جائیداد /۳۳۴۷ کے دسویں حصے اور جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
محمد شریف درویش — امۃ النجیب — محمد منور

وصیت نمبر ۱۴۶۲۲: — میں زاہدہ بیگم زوجہ مکرم ذوالفقار احمد صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے :—

کانوں کے بندے ۱/۲ ۷ گرام قیمت اندازاً	۱۲۳۸-۰۰
انگوٹھی دو عدد ۷ گرام قیمت اندازاً	۱۱۵۵-۰۰
سلائی مشین پرانی خریدی قیمت	۵۰-۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۵۰۰-۰۰
میزان	۲۹۴۳-۰۰

مندرجہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی (وصیت کی رو سے) مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مزید جائیداد یا آمد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ پچیس روپے ماہوار ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہو۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
ذوالفقار احمد خاوند موصیہ — زاہدہ بیگم — سید نصیر الدین انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۴۶۲۳: — میں سیدہ امۃ النصیر بنت مکرم سید شہامت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۸۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے اس وقت مبلغ پانچ روپے ماہوار والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری

یہ وصیت تاریخ تحریر یعنی ماہ فروری ۱۹۸۳ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید شہامت علی	سیدہ امۃ النصیر	عبدالرشید ناز آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۶۲۴:- میں سیدہ امۃ الباسط بنت مکرم سید شہامت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ فروری ۱۹۸۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے اس وقت مبلغ پانچ روپے ماہوار والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ یوں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہونگی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ فروری ۱۹۸۳ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید شہامت علی	سیدہ امۃ الباسط	عبدالرشید ناز

وصیت نمبر ۱۳۶۲۵:- میں مہتاب بیگم زوجہ مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب منہاس قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال ...... ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

زیور دو تولہ مالیتی ۳۵۰/- نقد ۵۰/- = کل ۴۰۰/- میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں انشاء اللہ تا زندگی جب تک یہ جیب خرچ مجھے ملتے رہیں گے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت حصہ آمد میں ادا کرتی رہونگی اس کے علاوہ میں اپنی زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مہر کی رقم خاوند کے ذمہ قابل ادا نہیں۔ مبلغ ۵۰۰/- پانچ صد روپے میں قبل ہی وصول کر چکی ہوں۔ مہر کا حصہ جائیداد مبلغ ۵۰/- پچاس روپے میں ادا کر دونگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالغفار صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ۔	مہتاب بیگم	عبدالرزاق شوہر مہتاب بیگم

وصیت نمبر ۱۳۶۲۳:- میں شاہینہ اکرام زوجہ مکرم اکرام محمد صاحب احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال .... ساکن رانٹھ ڈاکخانہ رانٹھ ضلع ہمیرپور صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ انگریزی ٹیچر کے طور پر کام کر رہی ہوں اس میں مجھے ۶۰۰/- ماہانہ آمد ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

زیور۔ انگوٹھی ایک اور دو دو چوڑیاں سونے کی کل دو تولہ مبلغ	۳۶۰۰/-
ہار۔ کانٹے۔ سیٹ وزن کل تین تولہ "	۵۴۰۰/-
پرانی گھڑی ہاتھ کی ایک عدد۔ پرانی سلائی مشین ایک عدد قیمت	۲۵۰/-
کل میزان	۹۲۵۰/-

اس کے علاوہ جو بھی زندگی میں جائیداد پیدا کرونگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی متروکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
اکرام محمد احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رانٹھ	شاہینہ اکرام	سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد

درخواست دُعا:- خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور چھوٹے بھائی کے کاروبار میں برکت و ترقی اور مشکلات و پریشانیوں کی دُوری کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

مُوسم کے مُطابق پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

ہمارا جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہی ماہ دسمبر کی اُن تاریخوں میں منعقد ہوتا ہے جب کہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی بھارت میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ مگر اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ انتظامیہ کے لئے بھی اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ پنجاب کے موسم کے لحاظ سے گرم پارچات اور بستر (جس میں توشک اور لحاف دونوں شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تا وہ موسم کی شدت کا مقابلہ کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض سے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں"

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کا سفر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس روحانی اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ:- جماعتوں کے جملہ اُمراء و صدر صاحبان اس اعلان کو اپنی جماعت میں بار بار احباب کو ذہن نشین کرواتے رہیں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

لجنات متوجہ ہوں

یکم اکتوبر سے لجنہ اماء اللہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ نئے سال ۸۳-۱۹۸۲ء کا لائحہ عمل جملہ لجنات کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اس کے مطابق جملہ شعبہ جات کی سیکرٹریز لائحہ عمل میں پورے سال کا کام دی گئی ہدایات کے مطابق شروع کرائیں۔ اور باقاعدہ ہر ماہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز کو بھجوائیں۔

(۲)- لائحہ عمل میں دی گئی چندہ ممبری کی شرح کے حساب سے لجنہ اور ناصرات کا سالانہ بجٹ بنا کر جہاں تک جلد ممکن ہو سکے بھجوائیں تاکہ ریکارڈ کیا جا سکے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

افسوس! مکرم حاجی خدا بخش صاحب درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۹ نومبر۔ افسوس مکرم حاجی خدا بخش صاحب درویش آج صبح گیارہ اور بارہ بجے کے درمیان ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر اسی سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم شادیوال ضلع گجرات کے رہنے والے بہت سی خوبیوں کے حامل بزرگ وجود تھے۔ نہایت دُعاگو۔ عبادت گزار ہر ایک کے ہمدرد اور بے ضرر انسان تھے۔ مرحوم گذشتہ ایک سال سے شوگر کے مرض میں مبتلا تھے۔ اور گزشتہ چھ ماہ سے مرض میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ مرحوم کی اہلیہ پہلے ہی وفات پا چکی تھی جن سے کوئی اولاد نہ تھی اس کے بعد مرحوم نے شادی نہ کی تھی آپ بہت عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کی اراضی کی نگہداشت کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ اُسی روز بعد نماز عصر جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں مقامی احباب نے شرکت کی ازاں بعد بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دُعا کرائی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اُنہیں اعلیٰ علّیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE: 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۹۰۰۹۱

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی یونانی ہال

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس - نمبر ۲ ٹپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23 - 5222
23 - 1652 } فون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت و تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
P.O. BOX NO. 4583.
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS
D/NO. 2/54 (1)
MAHADEV PET.
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:- "ہر جاندار کی خدمت کا اجر ملے گا۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:- "مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔" (کشتی نوح)

پیشکش:- محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

ملبن موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبویؐ

"اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ۔"

(بخاری)

ترجمہ:- سچ بولنا نیک کاموں کا ذریعہ بنتا ہے اور نیک کام جنت میں لے جاتے ہیں۔

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

اجمل الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

کوڈک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.

BANGALORE-2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف یقیناً ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرسٹڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!